معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

# مرحومہ ماں کی طرف سے نذر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰی أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقْضِهِ عَنْهَا. (مسلم، رقم ۱۶۳۸)

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَی النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفَيُجْزِءُ عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ قَالَ: أَعْتِقْ عَنْ أُمِّكَ. (نسائی، رقم ۳۶۵۶)

---

حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر تھی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال کر گئی تھیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی طرف سے یہ نذر پوری کر دو۱۔

حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: بے شک، میری والدہ انتقال کر چکی ہیں اور ان کے ذمے ایک نذر رہے، اگر میں ان

کی طرف سے ایک غلام آزاد کر دوں تو کیا یہ نذران کی طرف سے پوری ہو جائے گی[۲]؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے ایک غلام آزاد کر دو[۳]۔

## حواشی کی توضیح

۱۔ جس طرح دیگر قرض خواہ انسانوں کا قرض حق ہے، اسی طرح قضا نذریں بھی اللہ تعالیٰ کا حق ہیں۔ آدمی کو حقوق العباد کے ساتھ ساتھ حقوق اللہ کے معاملے میں بھی نہایت محتاط رہنا چاہیے، اس لیے کہ روز قیامت اسے ان حقوق کا بار برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ ایک امر بدیہی ہے کہ یہ بات اس صحابی (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) کے لیے باعث تشویش تھی جس نے اسے اپنی والدہ کی نذر پوری کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے پر آمادہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی کو اپنی والدہ کی نذر پوری کرنے اور جس طرح وہ اپنی والدہ کو دیگر ذمہ داریوں سے آزاد کرنا چاہتے تھے، اسی طرح اس ذمہ داری سے آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۔ اس روایت میں یہ بات واضح نہیں ہے کہ آیا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے ایک غلام آزاد کرنے کی نذر مانی تھی یا غلام آزاد کرنا قضا نذر کے کفارے کے طور پر تھا۔ بہ صورت دیگر یہ بات بالبداہت واضح ہے کہ جس طرح کسی دوسرے شخص کی جانب سے قرض کی ادائیگی کی جاتی ہے، بالکل اسی طرح اس صحابی (رضی اللہ عنہ) کے اس عمل کا مقصد بھی اپنی فوت شدہ والدہ کو قضا نذر کے باعث عائد ہونے والی ذمہ داری سے آزاد کرنا تھا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۳۔ ان روایات اور اس طرح کی دیگر روایات کا قرآن مجید کے بنیادی اصول 'لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی*' (انسان کو (آخرت میں) وہی ملے گا جو اس نے (دنیا میں) کمایا ہے) کی روشنی میں جائزہ لینا چاہیے۔

## متون

پہلی روایت بعض اختلافات کے ساتھ بخاری، رقم ۲۶۱۰، ۶۳۲۰، ۶۵۵۸؛ مسلم، رقم ۱۶۳۸ا، ۱۶۳۸ب؛ ابوداؤد، رقم ۳۳۰۷؛ ترمذی، رقم ۱۵۴۶؛ نسائی، رقم ۳۶۵۷-۳۶۶۳، ۳۸۱۷-۳۸۱۹؛ ابن ماجہ، رقم ۲۱۳۲؛ احمد، رقم ۳۵۰۶؛ ابن حبان، رقم ۴۳۹۳-۴۳۹۵؛ بیہقی، رقم ۸۰۲۱، ۱۲۴۱۳، ۱۹۹۳۴؛ موطا امام مالک، رقم ۱۰۰۷؛ مسند ابو یعلیٰ، رقم ۲۳۸۳، ۲۶۸۳؛ مسند حمیدی، رقم ۵۲۲؛ عبدالرزاق، رقم ۱۶۳۳۳-۱۶۳۳۴؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۴۷۵۹-۴۷۶۱، ۴۷،

---

* النجم ۵۳: ۳۹۔

۶۴۸۴-۶۴۹۰ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۸۰، ۳۶۱۲۰ میں روایت کی گئی ہے۔

دوسری روایت* بعض اختلافات کے ساتھ نسائی، رقم ۳۶۵۶؛ احمد، رقم ۲۳۸۹۷؛ بیہقی، رقم ۱۲۴۱۸-۱۲۴۱۹؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۴۸۳ اور موطا امام مالک، رقم ۱۴۷۳ میں روایت کی گئی ہے۔

## پہلی روایت

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۶۳۲۰ میں 'فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: فاقضه عنها' (اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی طرف سے یہ نذر پوری کردو) کے الفاظ کے بجاے 'فأفتاه أن یقضیه عنها' (نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انھیں والدہ کی طرف سے نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۶۳۲۰ میں اس روایت کے آخر میں 'فکانت سنة بعد' (پھر اس واقعے کے بعد یہ سنت بن گئی) کے الفاظ کا اضافہ روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۲۶۱۰ میں اس روایت کی ایک متبادل روایت مروی ہے۔ وہ درج ذیل الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

روی أن سعد بن عبادة رضي اللّٰہ عنه استفتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال: إن أمي ماتت وعلیها نذر، فقال: اقضه عنها.

''روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: بے شک، میری والدہ انتقال کر چکی ہیں، جبکہ ان پر ایک نذر ہے (کیا میں اس نذر کے معاملے میں کچھ کرسکتا ہوں)؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: یہ نذر ان کی طرف سے پوری کردو۔''

بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۳۳۰۷ میں 'وعلیها نذر' (جبکہ ان پر ایک نذر رہے) کے الفاظ کے بعد 'لم تقضه' (جو انھوں نے پوری نہیں کی ہے) کے الفاظ کا اضافہ ہے؛ جبکہ نسائی، رقم ۳۸۱۹ میں یہ الفاظ 'فلم تقضه' (مگر انھوں نے یہ نذر پوری نہیں کی) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً عبدالرزاق، رقم ۱۶۳۳۳ میں 'فقال: اقضه

* علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اگرچہ دوسری روایت کے طریق کو قوی شمار نہیں کیا ہے، تاہم اسی طرح کا مضمون رواۃ کے ایک ثقہ اور قوی طریق سے بھی روایت کیا گیا ہے، اس لیے انھوں نے اس روایت کو ''صحیح سنن النسائی'' (۵۵۸/۲) میں درج کیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عنها‘ (نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: یہ نذر ان کی طرف سے پوری کر دو) کے الفاظ کے بجاے ان کے متبادل الفاظ ’فأمر بقضائه‘ (نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انھیں یہ نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۶۶۱ میں یہ روایت درج ذیل الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

روی أن سعد بن عبادة رضی اللّٰه عنه قال: ماتت أمی و علیها نذر، فسألت النبی صلی اللّٰه علیه و سلم فأمرنی أن أقضیه عنها.

”روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری والدہ وفات پا گئیں، جبکہ ان پر ایک نذر تھی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس نذر کے بارے میں) پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے ان کی طرف سے یہ نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا۔“

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۳۶۶۳ میں ’و علیها نذر‘ (جبکہ ان پر ایک نذر رہے) کے الفاظ کے بعد ’و لم تقضه‘ (جوانھوں نے پوری نہیں کی ہے) کے الفاظ کا اضافہ روایت کیا گیا ہے۔

بعض روایات، مثلاً عبدالرزاق، رقم ۱۶۳۳۴ میں یہ روایت قدرے مختلف الفاظ میں روایت کی گئی ہے۔ وہ روایت درج ذیل ہے:

روی أنه جاء سعد بن عبادة رضی اللّٰه عنه إلی النبی صلی اللّٰه علیه و سلم فقال: إن أمی کان علیها نذر أفأقضیه؟ قال: نعم، قال: أینفعها ذلك؟ قال: نعم.

”روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: بے شک، (وفات کے بعد) میری ماں پر ایک نذر ہے، کیا میں یہ نذر (ان کی طرف سے) پوری کر دوں؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہاں، (ان کی طرف سے یہ نذر پوری کر دو)، حضرت سعد نے پھر عرض کیا: کیا یہ نذر ان کو فائدہ دے گی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہاں۔“

## دوسری روایت

بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۱۲۴۱۸ میں اس روایت کا ایک اہم اور بامعنی حصہ محذوف ہو گیا ہے۔ وہ روایت

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

روی أن سعد بن عبادة رضی اللّٰہ عنه قال لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم: إن أمی هلکت فهل ینفعها أن أعتق عنها؟ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم: نعم، أعتق عنها.

’’روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: بے شک، میری ماں وفات پا چکی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے ایک غلام آزاد کروں تو کیا یہ غلام آزاد کرنا ان کے لیے نفع بخش ہوگا؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، ان کی طرف سے ایک غلام آزاد کر دو۔‘‘

اس روایت میں راویوں نے وہ حصہ حذف کر دیا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان کی والدہ کے ذمے ایک نذر تھی جسے وہ اپنی حین حیات پوری کرنے سے قاصر رہیں۔ اس حذف نے اصل واقعے کی صورت اور مطلب بالکل ہی تبدیل کر دیا ہے۔

قرآن مجید کے مطابق آخرت میں جزا و سزا کا بنیادی اصول ’لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی‘ (انسان کو (آخرت میں) وہی ملے گا جو اس نے (دنیا میں) کمایا ہے) کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ اس سے یہ بات بدیہی طور پر واضح ہے کہ جب کسی شخص نے کبھی بھی کسی عمل خیر اور عمل شر کا ارادہ نہیں کیا، اگر کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے یہ عمل ادا کرے تو وہ اس سے متعلق کسی نوعیت کا بھی اجر نہیں پائے گا۔ چنانچہ مذکورہ روایت کا مطلب، یعنی کسی شخص کی طرف سے کسی دوسرے شخص کا غلام آزاد کرنا اس کے لیے اجر کا باعث ہو سکتا ہے، یہ قرآن مجید کے بیان کردہ اصول کے صریح خلاف ہے۔

اس کے بعد ایک دوسری روایت میں رواۃ کی جانب سے ایک واضح غلطی کے سبب اس واقعے کا مزید مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔ وہ روایت بیہقی، رقم ۱۲۴۱۹ میں ان الفاظ میں روایت کی گئی ہے:

روی أن سعدًا رضی اللّٰہ عنه أتی النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم فقال: یا رسول اللّٰہ، إن أم سعد کانت تحب الصدقة و تحب العتاقة، فهل لها أجر إن تصدقت أو أعتقت؟

’’روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ، (میری ماں) ام سعد صدقہ کرنا اور غلام آزاد کرنا پسند کرتی تھیں، اگر میں (ان کی طرف

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

قال: نعم.

سے) صدقہ یا غلام آزاد کروں تو کیا ان کے لیے کوئی اجر ہوگا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا: ہاں۔''

اسی واقعے کی بعض دیگر تبدیلیاں ان درج ذیل الفاظ میں روایت کی گئی ہیں:

روی أن سعد بن عبادة رضی اللّٰه عنه توفیت أمه وهو غائب عنها، فقال: یا رسول اللّٰه، إن أمی توفیت وأنا غائب عنها أینفعها شیء إن تصدقت به عنها؟ قال: نعم، قال: فإنی أشهدك أن حائطی المخراف صدقة علیها.

''روایت کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی عدم موجودگی میں انتقال کر گئیں، (جب ان کو اس کی خبر ملی اور وہ واپس آئے) تو انھوں نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے) عرض کیا: یا رسول اللہ، میری والدہ میری عدم موجودگی میں وفات پا گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں اس کا کچھ فائدہ ہوگا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا: ہاں، انھوں نے پھر عرض کیا: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا یہ باغ ان کے لیے صدقہ ہے۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہ روایت بخاری، رقم ۲۶۰۵، ۲۶۱۱، ۲۶۱۸؛ ابوداؤد، رقم ۲۸۸۲؛ ترمذی، رقم ۶۶۹؛ نسائی، رقم ۳۶۵۰-۳۶۵۵؛ احمد، رقم ۳۵۰۴-۳۵۰۸؛ ابن حبان، رقم ۳۳۵۴؛ بیہقی، رقم ۱۲۴۱۱-۱۲۴۱۲؛ موطا امام مالک، رقم ۱۴۵۰؛ عبدالرزاق، رقم ۱۶۳۳۷؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۴۷۷، ۶۴۸۱-۶۴۸۲ اور ابن خزیمہ، رقم ۲۵۰۰-۲۵۰۲ میں روایت کی گئی ہے۔

ایک دوسرے مجموعۂ روایات میں یہ واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

عن سعد بن عبادة رضی اللّٰه عنه قال: قلت: یا رسول اللّٰه، إن أمی ماتت أفأتصدق عنها؟ قال: نعم. قلت: فأی الصدقة أفضل؟ قال: سقی الماء.

''حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میری ماں وفات پا چکی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پھر عرض کیا: سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے

فرمایا: پانی پلانا۔“

یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ نسائی، رقم ۳۶۶۴، ۳۶۶۶؛ احمد، رقم ۲۲۵۱۲، ۲۳۸۹۶؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۴۹۱، ۶۴۹۳ اور ابن خزیمہ، رقم ۲۴۹۶ میں روایت کی گئی ہے۔

---


## معزز صارف

محکمۂ ڈاک 1892ء سے لے کر آج تک اس خطے میں آپ کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔ ماضی میں ہر مشکل وقت میں محکمۂ ڈاک نے عوام الناس کی بے پناہ خدمت کی ہے اور اُسی جذبے کو برقرار رکھتے ہوئے ہم آپ کی مزید خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ دور میں محکمۂ ڈاک کو بڑے چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس تناظر میں محکمۂ ڈاک نے آپ کی خدمت کے لیے اپنا دائرۂ کار وسیع کیا ہے۔ اب آپ:

☆ بجلی، گیس، پانی اور ٹیلی فون کے بل اپنے قریب ترین ڈاک خانہ میں جمع کرا سکتے ہیں۔

☆ اپنے پیاروں کے بیرون ملک سے بھیجے گئے پیسے ویسٹرن یونین کے ذریعے مقرر کردہ ڈاک خانوں سے وصول کیے جا سکتے ہیں۔

☆ رقم کی منتقلی اب برقی اور فیکس منی آرڈر کے ذریعے فوری طور پر ممکن ہے۔

☆ ارجنٹ میل سروس کے ذریعے اپنی ڈاک پورے ملک میں پہنچائیں۔

☆ وی۔پی۔پارسل/لیٹر کے ذریعے اپنے کاروبار کو مزید مستحکم کر سکتے ہیں۔

☆ اپنی پوری عمر کی جمع پونجی اور بچت قریب ترین ڈاک خانے میں سیونگ بینک میں جمع کرا سکتے ہیں۔

☆ لاہور میں same day service کا اجرا بھی کر دیا گیا ہے۔

آپ سے التماس ہے کہ آپ قریب ترین ڈاک خانہ میں تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں۔

شکایات کے ازالے کے لیے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر صبح 09:00 بجے سے شام 08:00 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں:

Ph: 042-99210971, 042-99239794
Cell: 0321-6772525, 0335-6161400
Fax: 042-99211323
Email: ccpmgpunjab@yahoo.com

آپ کے تعاون کے لیے شکر گزار

محکمۂ ڈاک


www.javedahmadghamidi.org